السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اس شخص کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے جو نماز کا تارک ہے، رمضان کے مہینے میں روزے نہیں رکھتا۔ دین کا مذاق اڑاتا ہے اور سنت نبوی کا مذاق اڑاتا ہے مثلاً داڑھی رکھنا یا کپڑا ٹخنوں سے اونچا رکھنا، براہ کرام یہ بھی فرمائیے کہ جو شخص اس قسم کی حرکت کرتا ہے اس کے ساتھ ہمیں کیا سلوک کرنا چاہیئے، خواہ وہ بھائی ہو، والد ہو یا دوست ہو؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نماز کو جان بوجھ کر ترک کرنے والا اگر نماز کا منکر ہے تو اس کے متعلق علمائے اسلام کا اجماع ہے کہ وہ کافر ہوجاتا ہے اور اگر سستی کی وجہ سے ترک کرے تو اس کے متعلق بھی صحیح قول یہی ہے کہ وہ کافر ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَالعَهدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ، فَمَن تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ) (سنن ترمذی رقم ۲۶۲۳، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ رقم ۱۰۷۹، مسند احمد، ۵/۳۴۶، مستدرک الحاکم ۷/۱، سنن الدارمی، السنن الکبری البیھقی ۳/۳۶۶، مصنف ابن شیبة ۳۴/۱۱ و صحیح ابن حبان رقم ۱۴۵۴)

ہمارے اوران (یعنی مسلمانوں اور کافروں) کے درمیان عہد (کی ظاہری علامت) نماز ہی ہے۔ جس نے اسے ترک کردیا اس نے کفر کیا۔'' حدیث مسند احمد اور سنن اربعہ میں حضرت بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ سے ''صحیح سند کے ساتھ روایت کی گئی ہے۔

اس کے علاوہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

(بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ والشِركِ تَركُ الصَّلَاةِ) (صحیح مسلم)

''بندے اور کفر وشرک کے درمیان حد فاصل ترک نماز ہے۔''[1]

اس حدیث کو امام مسلم نے اپنی کتاب ''صحیح'' میں روایت کیا ہے۔ اس کے علاوہ بھی اس مسئلہ کے بہت سے دلائل ہیں۔

اور جو شخص دین اسلام کا مذاق اڑائے یا کسی ایسی سنت کو نشانہ تضحیک بنائے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ مثلاً پوری داڑھی رکھنا، کپڑا ٹخنوں سے اوپر یا آدھی پنڈلی تک رکھنا اور اسے معلوم بھی ہو کہ یہ واقعی سنت ہے، وہ کافر ہوجاتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان کو محض اس لئے مذاق کرے کہ وہ اسلام کے احکام کا پابند ہے تو ایسا شخص بھی کافر ہوجاتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

(قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ   لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ) (التوبة ۹/۶۵،۶۶)

''کیا تم اللہ تعالیٰ سے، اس کی آیتوں سے اور اس کے رسول سے مذاق کرتے ہو؟ معذرت نہ کرو۔ تم ایمان لانے کے بعد پھر کافر ہوگئے ہو۔''

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيَّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

(اللجنة الدائمة۔ رکن: عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر: عبدالرزاق عفیفی، صدر عبدالعزیز بن باز فتویٰ (۶۵۴)

---

[1] مسند احمد ج ۳، ص ۳۷۰۔ صحیح مسلم ح: ۸۲۔ ترمذی ح: ۲۶۲۱۔ ابن ماجہ ح: ۱۰۷۸۔ سنن بیہقی ج: ۳ ص ۳۳۶۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۱۱ ص: ۳۳ ایمان حدیث نمبر ۴۵،۴۴۔ مروزی تعظیم الصلاة حدیث نمبر ۸۸۶۔ مسند ابویعلیٰ ح: ۱۹۵۳۔ صحیح ابن حبان ح: ۱۴۵۳۔ ابن مندہ۔ ایمان ج: ۲۱۹۔ معجم طبرانی ج ۲ ص: ۱۴۔ سنن دارمی ج ۱ ص: ۱۴۔ سنن دارمی ج ۱ ص ۲۸۰۔ دار قطنی ج ۲ ص ۵۳۔ نسائی ج ۱ ص ۲۳۲۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ